الخیر الکثیر

شرح

الفوز الکبیر

تصنیف: امام اکبر مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ
تعریب: محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم
تشریح: حضرت مولانا مفتی محمد امین بن یوسف صاحب پالن پوری زید مجدہم

دار الاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

الخیر الکثیر

شرح

الفوز الکبیر

تصنیف

امام اکبر مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ

تعریب

محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

تشریح

حضرت مولانا مفتی محمد امین بن یوسف صاحب پالن پوری زید مجدہم

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

مولانا محمد امین پالنپوری صاحب کی اجازت سے طبع شدہ

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جولائی ۲۰۰۷ء علمی گرافکس

ضخامت : 504 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دار العلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797, Fax : 020 8911 8999
Email : sales@azharacademy.com,
Website : www.azharacademy.com

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

٥۔ والعصبيةُ الشديدةُ لِدِيَانَتِهِم.
٦۔ واستنكارُ رسَالةِ نبينا صلى الله عليه وسلم، وسوءُ الادبِ والطعنُ عليه صلى الله عليه وسلم، بل بالنسبة إلى الربِّ تبارك وتعالى أيْضًا.
٧۔ وابتلاؤُهم بالبخلِ والحرصِ ونحوِ ذلك من الرَّذائلِ.

ترجمہ: یہود کا تذکرہ: یہود تورات پر ایمان رکھتے تھے، اور ان کی گمراہیوں میں سے چند یہ ہیں:

(۱) تورات کے احکام میں تحریف کرنا، چاہے تحریف لفظی ہو یا معنوی۔

(۲) اور تورات کی آیتوں کو چھپانا۔

(۳) اور ان باتوں کو تورات کے ساتھ ملانا جو اس میں سے نہیں ہیں؛ اپنی طرف سے گھڑ کر۔

(۴) اور تورات کے احکام نافذ کرنے میں کوتاہی کرنا۔

(۵) اور اپنے مذہب کی نہایت بیجا حمایت کرنا۔

(۶) اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کا انکار کرنا، اور آپ کی شان میں گستاخی کرنا، اور طعن وتشنیع کرنا، بلکہ اللہ تبارک وتعالی کی شان میں بھی (گستاخیاں کرنا)

(۷) اور ان کا بخل وحرص وغیرہ بری خصلتوں میں مبتلا ہونا۔

لغات:

اَلْعَصَبِيَّةُ، تعصُّب، بیجا حمایت کرنا...... دِيَانَةٌ: ملت ومذہب جمع دِيَانَاتٌ...... رَذَائِلُ؛ رَذِيْلَةٌ کی جمع ہے: بری خصلت۔

☆ ☆ ☆

تحریف کا بیان

تحریف وتبدیل کی دو صورتیں ہیں: لفظی اور معنوی، پھر تحریف لفظی یعنی لفظی ردوبدل کی تین صورتیں ہیں: (۱) ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدل دینا (۲) کسی لفظ کو بڑھا دینا (۳) یا کسی لفظ کو کم کر دینا — اور تحریف معنوی یہ ہے کہ راہ حق سے انحراف کرتے ہوئے کسی آیت کی ایسی تفسیر وتشریح کرنا جو مراد خداوندی کے خلاف ہو، یعنی فاسد تاویل اور باطل تفسیر کو تحریف معنوی کہتے ہیں۔

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تورات میں تحریف معنوی ہوئی ہے،اور تحریف لفظی کے بارے میں تین مذہب ہیں(۱) جمہور کی رائے یہ ہے کہ تورات میں تحریف معنوی کی طرح تحریف لفظی بھی بہت ہوئی ہے (۲) بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ توارت میں تحریف لفظی ہوئی ہے،مگر بہت کم، زیادہ تر تحریف معنوی ہوئی ہے،(۳)اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی رائے یہ ہے کہ تورات میں صرف تحریف معنوی ہوئی ہے، تحریف لفظی بالکل نہیں ہوئی،اور شاہ صاحب کے خیال میں یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

مگر علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ:اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جائے کہ تورات میں صرف تجریف معنوی ہوئی ہے تو قرآن کریم کو بھی محرف ماننا ہوگا،کیونکہ قرآن کریم میں بھی تحریف معنوی کچھ کم نہیں ہوئی،اس لئے میرے نزدیک حق بات یہ ہے کہ تورات میں لفظی تحریف بھی ہوئی ہے،چاہے دانستہ ہوئی ہو یا نادانستہ (فیض الباری ج ۳ ص ۲۹۵)

نیز شاہ صاحب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف جس قول کی نسبت کی ہے اس کو رد کرتے ہوئے علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ تحریف لفظی کا کیسے انکار کرسکتے ہیں جبکہ واقعہ اس کے برخلاف ہے،اور قرآن کریم بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ یہود اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے تھے کہ:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ — یہ اللہ کی طرف سے ہے۔حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔

یہی تو تحریف لفظی ہے، لہٰذا حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے قول کا مطلب یہ ہوگا کہ یہود بالقصد لفظی تحریف نہیں کرتے تھے، بلکہ ان کے اسلاف نے اپنی فہم کے مطابق تورات کی جو مراد لکھی تھی اس کو بعد میں آنے والوں نے اصل تورات میں داخل کردیا،اس طرح وہ تفسیر تورات کے ساتھ مخلوط ہوگئی (فیض الباری ج ۴ ص ۵۳۷)

بیانُ التحریفِ

وقد تَحقَّقَ لدی الفقیر أن تحریفَهم اللفظیَّ قد کان فی ترجمة التوراة وأمثالِها، لافی أصلِ التوراةِ؛ وهو قولُ ابن عباسٍ رضی اللّٰه عنهما

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تورات میں تحریف معنوی ہوئی ہے،اور تحریف لفظی کے بارے میں تین مذہب ہیں(۱) جمہور کی رائے یہ ہے کہ تورات میں تحریف معنوی کی طرح تحریف لفظی بھی بہت ہوئی ہے (۲) بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ توارت میں تحریف لفظی ہوئی ہے،مگر بہت کم، زیادہ تر تحریف معنوی ہوئی ہے،(۳) اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی رائے یہ ہے کہ تورات میں صرف تحریف معنوی ہوئی ہے، تحریف لفظی بالکل نہیں ہوئی،اور شاہ صاحب کے خیال میں یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

مگر علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ: اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جائے کہ تورات میں صرف تحریف معنوی ہوئی ہے تو قرآن کریم کو بھی محرف ماننا ہوگا، کیونکہ قرآن کریم میں بھی تحریف معنوی کچھ کم نہیں ہوئی،اس لئے میرے نزدیک حق بات یہ ہے کہ تورات میں لفظی تحریف بھی ہوئی ہے، چاہے دانستہ ہوئی ہو یا نادانستہ (فیض الباری ج ۳ ص ۲۹۵)

نیز شاہ صاحب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف جس قول کی نسبت کی ہے اس کو رد کرتے ہوئے علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ تحریف لفظی کا کیسے انکار کرسکتے ہیں جبکہ واقعہ اس کے برخلاف ہے،اور قرآن کریم بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ یہود اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے تھے کہ:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔

یہی تو تحریف لفظی ہے، لہٰذا حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے قول کا مطلب یہ ہوگا کہ یہود بالقصد لفظی تحریف نہیں کرتے تھے، بلکہ ان کے اسلاف نے اپنی فہم کے مطابق تورات کی جو مراد لکھی تھی اس کو بعد میں آنے والوں نے اصل تورات میں داخل کردیا،اس طرح وہ تفسیر تورات کے ساتھ مخلوط ہوگئی (فیض الباری ج ۴ ص ۷ ۵۳)

بیانُ التحریفِ

وقد تَحقَّقَ لدی الفقیر ان تحریفَهم اللفظیَّ قد کان فی ترجمة التوراة وأمثالِها، لافی أصلِ التوراةِ؛ وهو قولُ ابن عباسٍ رضی اللّٰه عنهما

والتحریفُ المعنوی: ھوتاویلٌ فاسدٌ بِحَمْلِ الآیۃ علی غیرِ معناھا، بِتَعَسُّفٍ وانحرافٍ عن سَواءِ السبیلِ.

ترجمہ: تحریف کا بیان: اور فقیر کے نزدیک یہی حق ہے کہ ان کی تحریف لفظی تورات کے ترجمہ وغیرہ میں تھی، نہ کہ اصل تورات میں، اور یہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اور تحریف معنوی: غلط مطلب بیان کرنا ہے آیت کو اس کے معنی (مرادی) کے علاوہ پر محمول کرکے بے راہ روی سے یعنی سیدھے راستہ سے انحراف کرتے ہوئے۔

لغات:

تَعَسُّف: بے راہ روی، تَعَسَّفَ فی القولِ: بے راہ روی کرنا، بِتَعَسُّفٍ وانحرافٍ میں عطف تفسیری ہے...... اِنحَرفَ عَنْہُ: ایک جانب کو جھکنا، روگردانی کرنا۔

﴿فائدہ﴾ شاہ صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے جس قول کا حوالہ دیا ہے اس کو مفسرین نے ﴿وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ آیت ۷۵) کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ:

یسمعون التوراۃ ویُؤَوِّلُوْھا تاویلاً فاسدًا حَسَبَ أغراضھم، وإلی ذلك ذھب ابن عباس رضی اللہ عنہ، والجمھور علی ان تحریفھا بتبدیل کلامٍ من تلقائھم	یہود تورات سنتے تھے، اور اس کی حسب منشأ غلط تفسیر کرتے تھے، اور یہی ابن عباسؓ کا مذہب ہے، اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تورات کی تحریف اپنی طرف سے کلام الٰہی کو بدل دینا ہے۔

(روح المعانی ج۱ ص۲۹۸)

لیکن اس آیت کا تعلق تورات کی تحریف سے نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق اس واقعہ سے ہے جو کوہ طور پر پیش آیا تھا، اور "فَرِیْقٌ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام الٰہی سننے کے لئے گئے تھے، انھوں نے وہاں سے آکر یہ تحریف کی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ ہم نے تمام کلام کے آخر میں یہ بھی سنا ہے کہ: "ان احکام پر اگر عمل کرسکو تو کرنا، ورنہ ان کے ترک کا بھی تم کو اختیار ہے" پس اس آیت میں تحریف تاویل فاسد کے ہم معنی ہے۔

اور تورات میں جو تحریف ہوئی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ کی آیت ۱۳اور آیت ۴۱

میں بیان فرمایا ہے، مگر وہاں مفسرین نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا، اس لئے یقین سے نہیں کہا جاسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول وہی ہے جو شاہ صاحب نے اختیار فرمایا ہے۔

بلکہ امام بخاری نے کتابُ الشهادة میں باب لایسئل اهل الشرك عن الشهادة وغيرها کے ذیل میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے: وقد حدَّثكم اللّٰهُ أن أهل الكتاب بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ، وغَيَّرُوْا بأيديهم الكتاب فقالوا: من عند اللّٰه ليشتروا به ثمنا قليلا؟! اس قول سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا مذہب وہی ہے جو جمہور کا ہے۔

البتہ امام بخاری نے باب قول اللّٰه تعالىٰ: ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ﴾ کے تحت ابن عباسؓ کا یہ اثر نقل کیا ہے: عن ابن عباسؓ يُحَرِّفُوْنَ: يُزِيلون؛ ولَيْسَ احدٌ يزيل لفظ كتابٍ من كُتُبِ اللّٰهِ، ولكنّهم يُحَرِّفُوْنَهٗ: يتأوّلُونه علىٰ غير تأويله، پس ہوسکتا ہے کہ شاہ صاحب نے اس سے حضرت ابن عباسؓ کا مذہب اخذ کیا ہو، لیکن یہ اثر حضرت ابن عباسؓ کے مذہب پر صراحۃً دلالت نہیں کرتا، کیونکہ ہوسکتا ہے وَلَيْسَ احدٌ يُزِيلُ الخ ابن عباسؓ کا قول نہ ہو، بلکہ امام بخاری کا وضاحتی نوٹ ہو، بلکہ یہی راجح ہے جیسا کہ بخاری کے حاشیہ سے واضح ہے۔

قال المحشي: قوله وَلَيْسَ احدٌ الخ من كلام البخاري ذَيَّلَ بِه تفسير ابن عباسؓ، ويحتمل ان يكون بقية كلام ابن عباسؓ في تفسير الآية (بخاری شریف ص ۱۱۲۷)

☆ ☆ ☆

تحریف معنوی کی پہلی مثال

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مذہب و ملت میں کافر اور فاسق کے درمیان فرق بیان کیا ہے کہ کافر یعنی دین و مذہب کا منکر ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور فاسق یعنی گناہ گار مؤمن ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا، انبیاء کی شفاعت سے اس کو دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا۔

اور ہر مذہب و ملت میں گناہ گار مؤمن کا حکم بیان کرتے وقت ہر مذہب کے پیرو کا مخصوص نام ذکر کیا ہے، چنانچہ یہی حکم —— یعنی گناہ گار مؤمن ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا، انبیائے کرام کی شفاعت سے اس کو دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا —— تورات میں یہود کے لئے، انجیل میں

لغات:

شَرَعَ(ف) شَرْعًا لِلْقَوْمِ، وَشَرَّعَ تَشْرِيعًا: قانون بنانا، شریعت جاری کرنا۔۔۔۔ اَلسِّتَارُ: پردہ جمع سُتُرٌ، کہا جاتا ہے: مَدَّ اللَّيْلُ سِتَارَهُ: رات نے اپنے پردہ کو پھیلا دیا، یعنی تاریکی پھیل گئی۔۔۔۔۔ تَمَسَّكَ بِهٖ: چمٹنا، مضبوطی سے تھامنا۔۔۔۔۔ الوَصَايَةُ والوِصَايَةُ: وصیت جمع وَصَايَا۔

☆ ☆ ☆

تحریف معنوی کی تیسری مثال

اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب وملت میں انبیائے کرام اور ان کی کامل اتباع کرنے والوں کو قرب خداوندی پر دلالت کرنے والے معزز اور پیارے خطابوں سے نوازا ہے، اور منکرین ملت کا تذکرہ ذلت آمیز اور قابل نفرت اوصاف سے کیا ہے، اور ان خطابوں میں ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو ہر قوم میں رائج اور شائع وذائع تھے، پس اللہ تعالیٰ نے محبوب ومقرب کے بجائے کسی کو بیٹا کہہ دیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ عام بول چال میں محبوب کو بیٹا کہا جاتا ہے، مثلاً کتاب الاستثناء کے چودھویں باب کی پہلی آیت میں ہے:

تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو، تم مردوں کے سبب سے اپنے آپ کو زخمی نہ کرنا، اور نہ اپنے ابرو کے بال منڈوانا (کتاب مقدس)

نیز کتاب الاستثناء کے بیسویں باب کی انیسویں آیت، اور کتاب اَشعیاء کے پہلے باب کی دوسری آیت، اور تیسویں باب کی پہلی آیت، اور تریسٹھویں (۶۳) باب کی آٹھویں آیت، اور کتاب ہوشع کے پہلے باب کی دسویں آیت میں تمام بنی اسرائیل کو ابناء اللہ (خدا کے فرزند) کہا گیا ہے (بحوالہ العون الکبیر)

لیکن یہود ان معزز ومقرب اور پیارے خطابوں کی بناء پر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ یہ اعزاز واکرام اور تقرب وشرافت یہودی، عبری اور اسرائیلی ناموں کے ساتھ خاص ہے، اور وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ اس اعزاز واکرام اور تقرب وشرافت کا مدار صرف اطاعت وانکساری اور راہ حق کو اختیار کرنے پر ہے۔

الحاصل اسی قسم کی بہت سی فاسد تاویلیں اور غلط تفسیریں ان کے دلوں میں راسخ ہو چکی تھیں،

جن کو وہ اپنے آباء واجداد سے سنتے چلے آئے تھے، جب قرآن کریم نازل ہوا تو اس نے ان فاسد تاویلوں اور باطل خیالوں کی قلعی کھول دی اور ان کی مکمل تردید فرمائی، مثلاً سورۂ مائدہ میں ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى: نَحْنُ أَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَأَحِبَّآؤُهٗ! قُلْ: فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ! (آیت ۱۸)

اور یہود ونصاریٰ دعوی کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، آپ کہیے کہ پھر کیوں سزا دیتے ہیں تم کو تمہارے گناہوں پر؟ بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک معمولی آدمی ہو۔

یعنی جو قوم علانیہ بغاوتوں اور شدید ترین گناہوں کی بدولت یہاں بھی کئی طرح کی رسوائیوں اور عذاب میں گرفتار ہو چکی ہے اور آخرت میں بھی حبس دوام کی سزا کا عقلاً ونقلاً استحقاق رکھتی ہے، کیا ایسی باغی اور عاصی قوم کی نسبت ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی ذی شعور یہ خیال کرسکتا ہے کہ وہ خدا کی محبوب اور پیاری ہوگی، خدا سے کسی کا نسبی رشتہ نہیں، اس کا پیار اور محبت صرف اطاعت اور حسن عمل سے حاصل ہوسکتی ہے —— نیز تم کو خدا کا بیٹا اور پیارا تو درکنار، شریف اور ممتاز انسان بھی نہیں کہا جاسکتا، صرف خدا کے پیدا کئے ہوئے ایک معمولی آدمی کہلائے جاسکتے ہو۔ (فوائد عثمانی)

۳ ـ **ومن جملة ذلك**: أن الله تعالى شَرَّفَ الأنبياءَ، والتابعين لهم بإحسانٍ، في كل ملّة بوَصْفِ المُقرَّبِ والمحبوبِ، وَوَصَفَ الذين ينكرون الملةَ بالمغضوبِ؛ وَأَطْلَقَ في هذا الباب لفظاً شائعًا في كلِ قومٍ، فلا عَجَبَ لِو اسْتَعْمَلَ كلمةَ "الأبناءِ" مقامَ المحبوبين؛ ولكنْ ظَنَّ اليهودُ أنّ هذا التشريفَ دائرٌ مع اسمِ اليهودي والعِبْري والإسرائيلي، ولم يعرفوا أنه دائرٌ مع صِفَةِ الإنقيادِ والخُضوعِ، والسَيْرِ على الحَقّ الذي أنزله اللّٰهُ على الأنبياءِ لاغير.

وقَدِ ارْتَكَزَ في خواطِرِهم كثيرٌ من التأويلاتِ الفاسدةِ من هذا القبيلِ، وتَلَقَّوها وَتَوارَثُوهَا عن آبائِهم وأجدادِهم؛ فَدَحَضَ القرآنُ الكريمُ هذه الشبهاتِ على أَتَمِّ وجهٍ.

ترجمہ: اور اس (تحریف معنوی) میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعزاز بخشا ہے انبیائے کرام اور ان کی اچھی طرح اتباع کرنے والوں کو ہر ملت میں مقرب اور محبوب کے لقب سے، اور منکرین ملت

ہے، جو اس موسم کے موافق ہوتا ہے۔

اسی طرح جب ارادہ فرمایا طبیب حقیقی جل مجدہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نے ان لوگوں کے علاج کا جو روحانی بیماری میں مبتلا تھے اور (ارادہ فرمایا) ملکی قوت کو قوی کرنے کا، اور اس فساد کو دور کرنے کا جو ان پر چھا گیا تھا، تو علاج مختلف ہو گیا، ہر زمانہ کے لوگوں (کی طبیعتوں) اور ان کی عادتوں اور مشہور مسلم باتوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔

لغات:

وَصَفات؛ وَصْفَةٌ کی جمع ہے: نسخہ، تجویز کردہ دوائیں؛ وَصَفَ يَصِفُ وَصْفَةَ الطبيبُ للمريض: نسخہ تجویز کرنا...... دَبَّرَ الامرَ تَدْبِيْرًا: غور کرنا...... المَوَادُّ؛ المَادَّةُ کی جمع ہے: جس سے کسی چیز کی ترکیب و قوام ہو...... مِنْطَقَةٌ: علاقہ جمع مَنَاطِقُ......... بِحَسَبِ: موافق، مطابق، کہا جاتا ہے: هذا بِحَسَبِ ذٰلِكَ: یہ اُس کے موافق ہے۔

☆ ☆ ☆

یہود کا نمونہ

یہود کے احوال تفصیل سے آپ پڑھ چکے۔ اب اگر آپ آنکھوں سے ان کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے زمانہ کے بداطوار علماء کو دیکھیں، جو گمراہیاں اور خرابیاں نزول قرآن کے وقت یہود میں پائی جاتی تھیں، آج وہ سب گمراہیاں اور خرابیاں بعینہ علمائے سوء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ یہود کی طرح دنیا کے طلب گار ہیں، وہ جانتے بوجھتے ہوئے اپنا پیٹ پالنے کے لئے لوگوں کو بدعات کے دلدل میں پھنسائے رکھتے ہیں، وہ اپنے اسلاف کی اندھی تقلید کے خوگر ہیں، ان کے اسلاف کی آراء کے مقابلہ میں قرآن و حدیث کی نصوص کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ ایک عالم کے تعمق و تشدد اور اس کے واہی اجتہادات و استحسانات پر تکیہ کرتے ہیں اور اس کو "امام" کا مقام دیتے ہیں۔ غرض یہ لوگ صحیح احادیث سے تو اعراض کرتے ہیں اور موضوع احادیث اور فاسد تاویلات کو پیشوا بناتے ہیں پس دیکھئے، گویا یہ وہی ہیں!

أُنموذَجُ اليهودِ

وعلى كلٍّ، فإن أردتَ أن ترى أُنموذَجَ اليهودِ، فانظر إلى علماءِ السُّوْءِ الذين